© rasailojaraid.com

اور معجزۂ حضرت عباسؓ پر بھی نظمیں لکھی ہیں۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہ سب برائے بیت ہیں اور ان میں وہ جان نہیں ہے جو "کنہیا جی کے جنم" "بانسری" "ہر کی تعریف" "مہادیو جی" کے ایک ایک لفظ میں موجود ہے (ص ۱۰۲) مجنوں صاحب نے اس موقع پر بالارادہ یا بے ارادہ غلط بیانی سے کام لیا ہے ورنہ ہر وہ شخص جس نے کلیاتِ نظیر کا مطالعہ کیا ہے وہ جان سکتا ہے کہ ان میں اسلامی رنگ کی نظمیں زیادہ ہیں یا ہندوانہ رنگ کی؟ رہا زورِ بیان کا معاملہ! تو ممکن ہے مجنوں صاحب کو نظیر کی ہندوانہ نظموں میں زور زیادہ نظر آتا ہو، لیکن واقعہ یہ ہے کہ نظیر کا خاص رنگ سب جگہ یکساں ہے۔ البتہ ہاں جس تہوار یا جس محفل کے ذکر میں "رنڈی" "شراب" "طبلہ" "ناچ" "بھڑوے" "ہولی" "گلال" اور "گھنگرو" وغیرہ کا ذکر آئے گا اس میں لامحالہ (اور وہ بھی نظیر ایسی طبیعت کے شاعر کے کلام میں) حمد و نعت ایسے سنجیدہ اور ثقہ مضامین کی بہ نسبت زیادہ رنگینی پیدا ہو جائیگی — ان چند غلطیوں اور لغزشوں کے باوجود کتاب ادبی تنقید کے اعتبار سے پڑھنے کے لائق ہے۔ طباعت اور کتابت کی متعدد غلطیاں رہ گئی ہیں اور خصوصاً انگریزی الفاظ تو اکثر و بیشتر غلط ہی ہیں۔ اگر ان کا بھی اہتمام کر لیا جاتا تو اچھا تھا۔

موجِ نیل از قاضی زین العابدین صاحب سجاد میرٹھی۔ تقطیع متوسط ضخامت ۱۷۶ صفحات طباعت و کتابت بہتر قیمت عہ/ پتہ:- مکتبہ علمیہ قاضی واڑہ میرٹھ۔

سید مصطفی لطفی منفلوطی مصر کے دورِ جدید کے نامور انشا پرداز تھے، ان کی انشا میں بلا کا زور، غضب کی روانی اور اثر انگیزی ہے۔ مرحوم نے اگرچہ زیادہ تر افسانے لکھے ہیں یا مضامین لکھے ہیں تو وہ بھی بالعموم افسانوی طرز میں ہی لکھے ہیں۔ لیکن دراصل انھوں نے افسانہ کی زبان میں حکمت و اخلاق کا نہایت موثر وعظ کہا ہے اور اس ذریعہ سے مصر والوں میں ایک ذہنی اور اخلاقی بیداری پیدا کی ہے۔ کئی سال ہوئے کہ قاضی زین العابدین صاحب سجاد نے بعض افسانوں کا اردو میں کامیاب ترجمہ کیا تھا جو لاہور سے "مصری افسانے" کے نام سے کتابی شکل میں شائع کر دیئے گئے تھے۔ اب دوبارہ ان افسانوں کو بعض اور دوسرے افسانوں اور مضامین کے ساتھ جو سب کے سب منفلوطی کے ہی تراجم ہیں زیادہ اہتمام کے ساتھ "موجِ نیل" کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔

قاضی صاحب عربی سے اردو میں ترجمہ کرنے کا بڑا عمدہ اور اچھا سلیقہ رکھتے ہیں چنانچہ اس مجموعہ کے ہر مضمون اور افسانہ سے فاضل مترجم کی یہ خصوصیت نمایاں ہے۔ وہی اصل کا سا زور اور روانی، سلاست اور اثر انگیزی ۴۴ رنگینی اور بیساختگی ان مضامین اور افسانوں میں ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ افسانے ملک کے اردو خواں طبقوں میں شوق و ذوق سے پڑھے جائیں گے اور مقبول ہوں گے۔

© rasailojaraid.com